سوال

(338) طلاق کے ساتھ قسم سے طلاق واقع نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنجناب کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے 'جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو طلاق کے ساتھ تین بار قسم دی تاکہ وہ کوئی کام کرے 'لیکن اس نے یہ کام نہیں کیا تو کیا اس کی یہ قسم اس کی بیوی پر نافذ ہوگی اور اگر وہ اس قسم کو پورا نہ کرے تو اس کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی انسان طلاق کے ساتھ تین بار قسم کھائے کہ فلاں شخص کو یہ کام کرنا چاہیئے مثلاً یوں کہے کہ اگر فلاں نے بات کی تو مجھ پر تین طلاقیں واجب ہوں گی یا یوں کہہ کے تو فلاں قسم کا ولیمہ کر ورنہ مجھ پر تین طلاقیں ہوں گیا یا یوں کہہ کے تو فلاں عورت سے شادی کر ورنہ مجھ پر تین طلاقیں ہوں گی وغیرہ 'تو اس صورت میں یہ دیکھا جا ئیگا کہ اس انسان کا ان الفاظ سے کیا مقصد ہے اگر اس کا مقصد تاکید ہے اور طلاق نہیں ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہوگا اور اس قسم کا کفارہ واجب ہوگا جو کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا انہیں کپڑے دینا ہے یا پھر تین دن کے روزے رکھنا ہے اور اگر اس کا مقصد اس سے مقصود طلاق ہی ہو تو اس صورت میں صحیح قول کے مطابق ایک طلاق واقع ہو جا ئیگی اور اگر اس نے اس سے پہلے اپنی بیوی کو دو طلاقیں نہ دی ہوں تو وہ رجوع کر سکتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 322

محدث فتویٰ